حضرت حبیب الامت

کی

خدماتِ جلیلہ

تالیف

حبیب الامت عارف باللہ

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث وصدر مفتی، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور، اعظم گڑھ، یوپی

خلیفہ ومجاز بیعت

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی وحضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوری

ناشر

مکتبۃ الحبیب جامعہ اسلامیہ دار العلوم

مہذب پور، پوسٹ سنجر پور ضلع اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

ملنے کا پتہ: مکتبہ طیبہ دیوبند، یوپی

حضرت حبیب الامتؒ

کی

خدماتِ جلیلہ

تالیف

حبیب الامت عارف باللہ

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث وصدر مفتی، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور، اعظم گڑھ، یوپی

خلیفہ ومجاز بیعت

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی وحضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوری

ناشر

مکتبۃ الحبیب جامعہ اسلامیہ دار العلوم

مہذب پور، پوسٹ سنجر پور ضلع اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

ملنے کا پتہ: مکتبہ طیبہ دیوبند، یوپی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم کی خدمات جلیلہ

مصنف : حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صفحات : 80

طابع : آرٹ ڈیزائن پرنٹ، نئی دہلی۔۲۵ Mob. 8368810349

ناشر : مکتبہ الحبیب، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور

پوسٹ سنجر پور، ضلع اعظم گڈھ، یوپی، انڈیا

ملنے کے پتے

۱- مکتبہ الحبیب جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور، سنجر پور، اعظم گڈھ، یوپی

۲- مکتبہ طیبہ دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

بسم الله الرحمن الرحيم

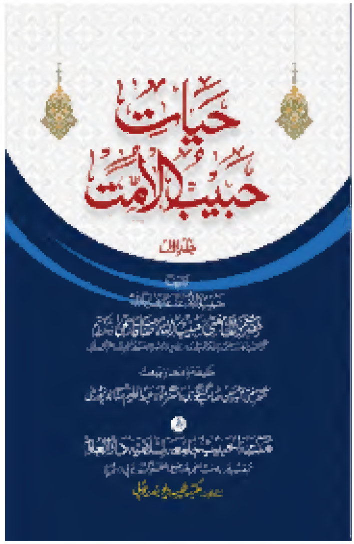
حیات حبیب الامت
جلد اول

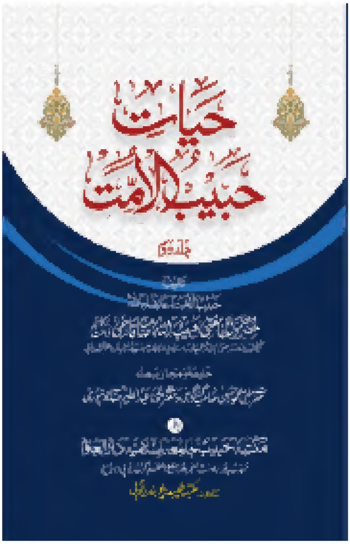
حیات حبیب الامت
جلد دوم

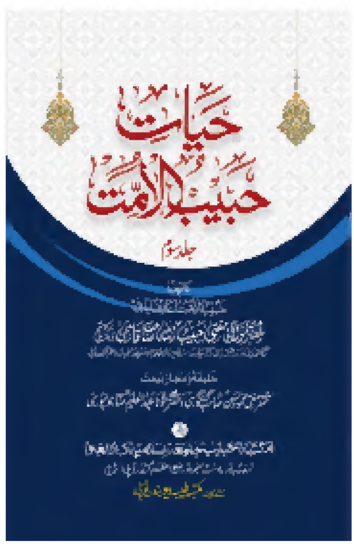
حیات حبیب الامت
جلد سوم

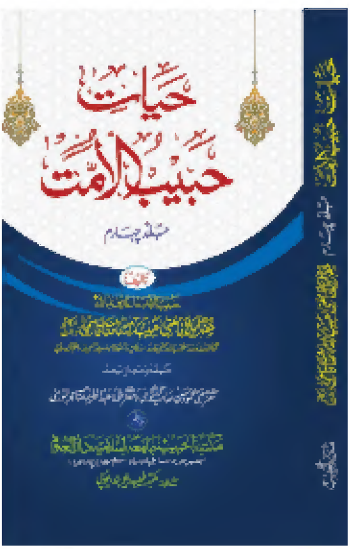
حیات حبیب الامت
جلد چہارم

عناوین

☆ تصنیفی وتالیفی خدمات ۱۳

☆ تعمیری خدمات ۳۵

☆ تعلیمی خدمات ۵۷

☆ تنظیمی وتحسینی خدمات ٦۷

☆ حضرت حبیب الامت کی تصنیفات ایک نظر میں ۷۹

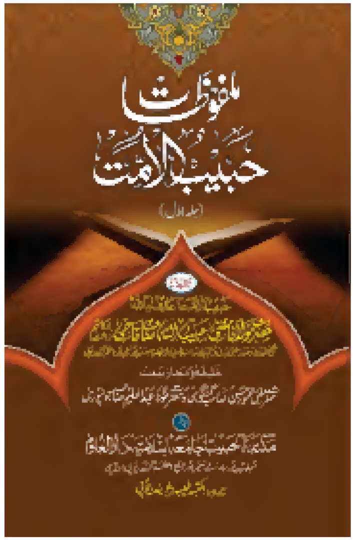
ملفوظات
حبیب الامت
(جلد اول)

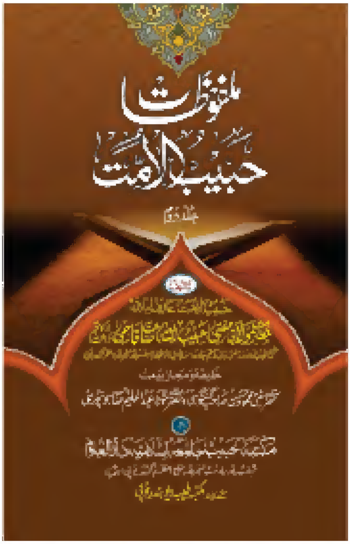
ملفوظات
حبیب الامت
جلد دوم

التوضیح الضروری
شرح
القدوری

حبیب العلوم
شرح
سلم العلوم

تعارف حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم

حبیب الامت، عارف باللہ، حضرت، مولانا، الحاج، حافظ، قاری، **مفتی حبیب اللہ** صاحب قاسمی دامت برکاتہم چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی، دارالعلوم دیوبند کے اکابر فضلاء میں سے ہیں۔ جنہوں نے پوری زندگی خدمت دین، تبلیغ دین، اشاعت دین کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کی شخصیت اہل علم، اہل افتاء، اہل تدریس، اہل خطابت، اہل قلم میں معروف ومشہور ہے۔ آپ نے میزان سے دورۂ حدیث بلکہ افتاء وتخصص فی الحدیث تک کی تعلیم ایک زمانہ تک دی ہے اور دے رہے ہیں۔ تمام علوم وفنون پر آپ کی نگاہ ہے آج آپ کے ہزاروں ہزار فیض یافتہ تلامذہ ہند وبیرون ہند ہمہ جہت دینی وعلمی خدمات میں مصروف ہیں۔

آپ کے رشحات قلم کی تعداد ۴۰ ہے جن سے دنیا استفادہ کررہی ہے۔ بالخصوص التوسل بسید الرسل، نیل الفرقدین فی المصافحۃ بالیدین، اُحب الکلام فی مسئلۃ السلام، جذب القلوب، مبادیات حدیث، حیات حبیب الامت (اول، دوم، سوم، چہارم)، حضرات صوفیاء اوران کا نظامِ باطن، تصوف وصوفیاء اوران کا نظام تعلیم وتربیت، حبیب السالکین، حبیب العلوم شرح سلم العلوم، صدائے بلبل،

حبیب الفتاوی (آٹھ جلد)، رسائل حبیب (جلد اول، دوم)، تحقیقات فقہیہ (جلد اول، دوم)، التوضیح الضروری شرح القدوری، ملفوظات حبیب الامت (جلد اول و دوم)، اک چراغ، جمال ھمنشیں، جیسی اہم تصنیفات ہزاروں علماء سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ ان میں خاص طور پر حبیب الفتاوی کی آٹھ جلدیں جدید ترتیب، تعلیق وتخریج کے ساتھ مکمل ومدلل اہل افتاء ودارالافتاء کے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے آپ اساسی ارکان میں سے ہیں، اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مدعو خصوصی ہیں، الحبیب ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے بانی وصدر ہیں۔ جس کے تحت درجنوں مکاتب غریب علاقوں میں چل رہے ہیں اور مساجد کی تعمیر کا کام ہورہا ہے اور غرباء ومساکین و بیوگان کی ماہانہ وسالانہ امداد کی جاتی ہے۔ **جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور**، سنجرپور، اعظم گڈھ یوپی، انڈیا کے بانی و مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ جامعہ کے دارالافتاء والقضاء کے آپ رئیس وصدر ہیں، اور ہندوستان کے دیگر بہت سے اداروں کو آپ کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے، دینی، علمی، ملی خدمت آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

روحانی اعتبار سے آپ کا تعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا **محمد زکریا** صاحب نوراللہ مرقدہ سے ہے اور ایک طویل زمانہ تک ان کی صحبت میں رہنے اور اکتساب فیض کا موقع آپ کو دستیاب ہوا ہے، بعد کے اکابرین میں حضرت مفتی **محمود حسن** صاحب گنگوہیؒ وحضرت قاری **صدیق**

احمد صاحب باندویؒ وحضرت مولانا **عبد الحلیم** صاحب جونپوریؒ کی خدمت میں رہنے اور فیوض وبرکات کے حاصل کرنے کا ایک طویل زمانہ تک شرف حاصل رہا ہے۔اورالحمدللہ حضرت مفتی **محمود حسن** صاحب گنگوہیؒ اور حضرت مولانا **عبدالحلیم** صاحب جونپوریؒ سے **اجازت بیعت** بھی حاصل ہے۔روحانی اعتبار سے آپ کے فیض یافتہ ہزاروں ہزارافراد ہندوبیرون ہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔آج تک سیکڑوں حضرات آپ سے اجازت بیعت حاصل کر چکے ہیں جوخانقاہی نظام سے وابستہ ہیں۔

میدان خطابت میں اللہ پاک نے آپ کوخصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، آپ کا خطاب ''از دل خیزد بردل ریزد'' کا مصداق ہوتا ہے،آپ کے خطابات کی مستقل سی ڈی ہندوبیرون ہند میں پائی جاتی ہے۔اورانٹرنیٹ پربھی آپ کے خطابات موجود ہیں،جن سے ایک عالَم مستفید ہورہا ہے۔

(Go You Tube Print Mufti Habibullah Qasmi)

الغرض آپ بہت سے خصوصیات کے حامل ہیں، اللہ پاک نے بے پناہ خوبیوں کا مالک بنایا ہے،اللہ پاک ہم سب کوحضرت والا کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اورآپ کے علوم و فیوض سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم تقریباً 45 سال سے اپنے کوعلمی، ملی، دینی خدمات کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں، ہندوستان کے جبال علم، اکابر

اولیاء، مشائخ اور ہر میدان کے بزرگوں سے حضرت کی آنکھیں فیض یاب ہوئی ہیں اور اکتساب فیض کا موقع ملا ہے۔ حضرت اپنی ذات میں ایک سمندر ہیں جن کی ذات میں اللہ پاک نے ہر طرح کی اعلیٰ صلاحیت جذب کردی ہے جن حضرات نے حضرت کو گہرائی سے دیکھا اور جن کو بافیض صحبت میں رہنے کا موقع ملا وہ حضرت کے کمالات اور علمی گہرائی و گیرائی کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

عموماً اہل اللہ و اہل علم و فضل و اہل کمال جب درگور ہو جاتے ہیں تب ان کے کمالات و مناقب، زہد و تقوی، خدا رسی وغیرہ کے تذکرے عوام تک پہنچائے جاتے ہیں اور پھر ان کے حالات پر مرثیہ خوانی ہوتی ہے۔

لیکن اس کے بجائے اگر زندگی میں ان شخصیات کا صحیح تعارف امت کے سامنے آجائے تو امت کو زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کا موقع ملے اس لئے خادم کی آرزو تھی کہ حضرت کا مختصر تعارف اور خدمات جلیلہ امت کے سامنے آجائے تاکہ حضرت کے فیض سے امت زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو سکے۔

اس خادم کا ماننا یہ ہے کہ اگر اللہ نے کسی کے اندر علمی کمالات اور روحانی جمالات پیوست کردیئے ہیں جن کی ذات بابرکات سے امت کو علمی روحانی فیض پہنچ سکتا ہے تو اس پر رنگ و نسل، ذات برادری، علاقائیت کی گرد ڈال کر چھپانا نہیں چاہئے بلکہ امت کو فیض اٹھانے کا پورا موقع ملنا چاہئے۔

اس طرح کی حرکتیں جو لوگ کرتے ہیں اور دھول ڈال کر اور بلاوجہ بدنام کر کے صاف و شفاف دامن کو داغدار کرتے ہیں ایسے لوگوں کی یہ حرکت

سو بار قابل مذمت ہے اور اس خادم کے نزدیک ایسے لوگ امت پر ظلم کرنے والے ہیں اور گویا کہ دین سے روحانیت سے دوری ایسے لوگوں کے لئے کوئی تکلیف کی بات نہیں۔

اس طرح بعض لوگ امت کا خسارہ ہر زمانہ میں کرتے آئے ہیں لیکن ماشاء اللہ اب امت بیدار ہورہی ہے کسی کے بہکاوے میں آنے سے قبل حق و باطل اور ہیرے و پتھر کا فیصلہ کرنا جان گئی ہے۔

الغرض یہ خادم ان سطور کے ذریعہ بتلانا چاہتا ہے کہ حضرت حبیب الامت دامت برکاتہم کو اللہ نے بے پناہ کمالات سے نوازا ہے۔

اور حضرت حبیب الامت کی تصنیفی و تالیفی، تعمیری و تعلیمی، تنظیمی و تحسینی خدمات جلیلہ سے متعلق اکابر علماء، مشائخ عظام، مفتیان کرام، زعماء ملت کے تأثرات، مشاہدات و احساسات پر مبنی تحریرات کو پڑھئے جس سے حضرت کی علمی، ملی، دینی، روحانی خدمات کا آپ کو بھی اندازہ ہوجائے گا۔ اور شاید آپ کو بھی قریب ہونے اور اکتساب فیض کا موقع میسر آجائے۔

محمد سلمان خوشتر حبیبی

ناظم خانقاہ حبیب گوونڈی

ممبئی

۲۰/۲/۲۲ء

حبیب السالکین

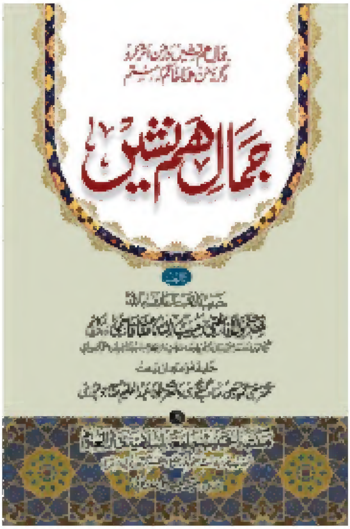
جمالِ ہم نشیں

تصوف وصوفیاء
اور ان کا نظام تعلیم وتربیت

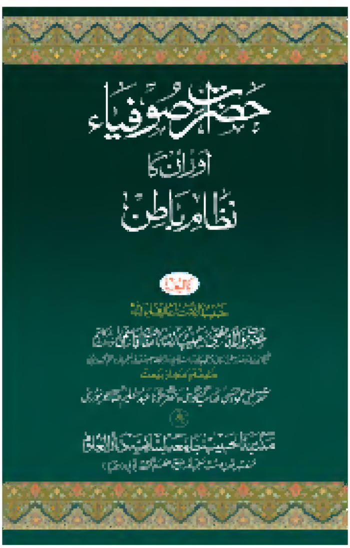
حضرات صوفیاء
اور ان کا
نظام باطن

تصنیفی وتالیفی خدمات

اس خادم نے اپنی مختصر سی زندگی جو اللہ نے محض اپنے فضل وکرم سے عطاء فرمائی اس کو ہمیشہ ضائع ہونے سے بچانے کی پوری فکر کی اور جس مقصد کے لئے اللہ نے دنیا میں ہر انسان کو بھیجا ہے اس مقصد تخلیق کو شروع ہی سے گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے کو اس خادم نے عبادت کے ساتھ خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

عام طور پر جو لوگوں کا ذہن ہے اس سے ہٹ کر تقدیر پر ایمان کو مضبوط کیا اور بقدرِ ضرورت تدبیر سے گریز نہیں کیا لیکن تدبیر کو تقدیر پر کبھی غالب نہیں آنے دیا بلکہ ہمیشہ تقدیر پر نظر رہی اور جس یقین کے ساتھ زندگی گزارتا رہا خواہ عزت ہو یا شہرت، صحت ہو یا بیماری، خوشی ہو یا غم جتنا جب اللہ نے طے کر دیا ہے وہ حاصل ہو کر اور پہونچ کر رہے گی اور ہمیشہ یہ یقین رہا کہ مقدرات کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

فراغت کے بعد طبعی میلان دو چیزوں کی طرف زیادہ رہا، (۱) تدریس (۲) تصنیف وتالیف۔ چنانچہ ان دونوں کاموں پر اس خادم نے جان توڑ محنت کی، تدریس کی لائن سے میزان سے لے کر دورۂ حدیث بلکہ افتاء وتخصص فی

الحدیث تک ہر فن کی کتابوں کے درس دینے کا موقع ملا۔ اور ہزاروں فیض یافتہ آج بھی دنیا کے مختلف گوشوں میں دین کے مختلف شعبوں میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ جو اس خادم کے انداز و اسلوب درس کے شاہد عدل ہیں، اور اس کی قدرے تفصیلات ''حیات حبیب الامت'' جلد دوم میں بھی مذکور ہیں۔

ہر فن کو پڑھانے کا اس خادم کا جو انداز تھا وہ انداز وہی تھا جو اپنے اکابرین اور پرانے مدرسین کا انداز درس تھا۔ جس کی شہادت اس خادم کے تلامذہ کے ساتھ اس خادم کی تحریرات تصنیفات، تالیفات سے بھی آپ کو مل سکتی ہے۔

اسی طرح دوسری چیز جس کی طرف قلبی و ذہنی میلان تھا وہ تصنیف و تالیف کا شعبہ ہے جس کے لئے اس خادم نے تعطیل کے ایام واوقات کو وقف کر رکھا تھا اس لئے کہ تعلیم کے ایام میں درس وتدریس سے فرصت نہیں ملتی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ الحمد للہ تدریس میں ایک کامیاب مدرس ہونے کے ساتھ تصنیف و تالیف کی لائن سے بھی اللہ نے عظیم کام لیا اور تقریباً ۴۰ چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہو کر اکابر واصاغر اور عوام وخواص کے ہاتھوں میں پہونچیں اور جس نے بھی ان تصنیفات وتالیفا کو دیکھا وہ خراج تحسین پیش کرنے سے نہیں رک سکا۔ چنانچہ:

(۱) حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی

تحریر فرماتے ہیں، آں عزیز سلمہ تو ثقہ ہیں اور صاحب عقل سلیم

وصاحب فہم صحیح ہیں، حبیب الفتاوی جابجا دیکھا جہاں دیکھا صحیح پایا۔

(۲) حضرت مفتی مظفر حسین صاحبؒ
(سابق ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

تحریر فرماتے ہیں مفتی حبیب اللہ صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند ماشاء اللہ جید الاستعداد عالم ہیں کافی عرصہ سے افتاء وتدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں، موصوف نے مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور میں حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی زیرنگرانی کافی عرصہ تک افتاء کی خدمت انجام دی ہے۔

(۳) حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحبؒ
(مفتی دارالعلوم دیوبندؒ)

تحریر فرماتے، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ ملک کے مشہور مفتی ہیں، ماشاء اللہ مفتی صاحب موصوف شروع زمانہ سے درس وتدریس کے ساتھ افتاء کی خدمت بھی انجام دیتے آرہے ہیں۔ ماشاءاللہ وہ کسی تصدیق کے محتاج نہیں ہیں، ان کو کار افتاء پر پورا عبور حاصل ہے وہ جو کچھ لکھتے ہیں پورے تیقن کے ساتھ لکھتے ہیں زبان سلیس اور عام فہم ہے مسائل کا جواب تحقیق اور حوالہ کے ساتھ لکھتے ہیں۔

(۴) حضرت مولانا مفتی حنیف صاحبؒ

(سابق شیخ الحدیث مدرسہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، جناب مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زادمجدہٗ افتاء کا صاف ستھرا ذوق اور نظر عمیق رکھتے ہیں تحریر وتقریر پر یکساں قدرت رکھتے ہیں، آپ کی کتاب لائق عمل اور فتاویٰ لائق وثوق ہیں افتاء کے ساتھ درس وتدریس میں بھی ملکہ رکھتے ہیں۔

(۵) حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ

(بانی اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا)

تحریر فرماتے ہیں، مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی ہندوستان کے ممتاز اصحاب افتاء میں سے ہیں مجھے یقین ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے ''حبیب الفتاوی'' سے عوام وخواص کو فائدہ ہوگا۔

(٦) حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

(مہتمم دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، جناب مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زیدمجدہٗ کو درس

وتدریس کے ساتھ فتاوی نویسی کا طویل تجربہ ہے اور متعدد علمی وفقہی مسائل پر ان کی کتابیں بھی شائع ہوچکی ہیں، مکمل ومدلل ''حبیب الفتاوی'' کو اردو زبان میں شائع شدہ کتب فتاوی میں ایک وقیع اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۷) حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب اعظمی
(مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ کو آغاز عمر ہی سے مشاہیر علماء ومشائخ کی خدمت میں رہنے کا موقع اللہ نے عنایت فرمایا، ماشاء اللہ آپ نے ان لمحات کی قدر کی اور ان کو مفید بنایا، اس لئے آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حفاظت دین کا عظیم کام لے رہا ہے۔ ''حبیب الفتاوی'' کی آٹھ جلدیں ماشاء اللہ شائع ہوچکی ہیں جو آپ کے عند اللہ وعند الناس مقبول ہونے کی دلیل ہیں، ''جمال ہمنشیں''، ''ملفوظات حبیب الامت'' جلد اول و دوم ان دونوں کتابوں کی سطر سطر اخلاص عمل اور جہد مسلسل کی گواہی دے رہی ہیں۔ جمال ہمنشیں کی تصنیف پر آپ مبارکباد کے لائق ہیں کہ آپ نے تین سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں علماء سلف اور اہل اللہ کی ایک کہکشاں سجادی ہے۔ موجودہ زمانہ کی نئی نسل کو ضرورت ہے کہ اہل اللہ کے تذکرے سے ان کی سرد انگیٹھی کو گرم کیا جائے۔

آپ کی دیگر تصنیفات بھی عوام وخواص کے لئے استفادہ کا ذریعہ ہیں

میں دل کی گہرائی سے آپ کو ان علمی خدمات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۸) حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی

(ناظم المعہد العالی حیدرآباد)

تحریر فرماتے ہیں، کہ محبّ گرامی حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زیدت حسناتہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمہ جہت صلاحیتوں سے نوازا ہے، وہ دار العلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے ہیں، طویل عرصہ تک مدرسہ ریاض العلوم گورینی میں حدیث اور دوسری فقہی کتابوں کا درس دے چکے ہیں اور ایک مقبول مدرس کی حیثیت سے ان کی شناخت رہی ہے، تدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں، تقریباً چالیس آپ کی تالیفات ہیں، ایک عرصہ تک ماہنامہ ''ریاض الجنہ'' کی ادارت سے منسلک رہے اور تقریر وخطابت کے میدان کے گویا شہسوار ہیں اور گھنٹوں لوگ ان کے مواعظ نہایت دلچسپی اور عبرت پذیری کے ساتھ سنتے ہیں، فقہ وفتاوی میں استاد گرامی حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی جیسے فقیہ النفس عالم سے آپ کو فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا ہے، اور عرصہ تک ان کی خدمت کی سعادت حاصل رہی ہے، انہیں طویل عرصہ تک فتاوی نویسی کا بھی موقعہ ملا ہے۔ چنانچہ ان کے مجموعہ فتاوی ''حبیب الفتاوی'' میں فہم سلیم اور کتابوں سے مسائل کے استخراج کی بھرپور شہادت موجود ہے۔

تدریس وتصنیف، افتاء وخطابت کے ساتھ کوچۂ عشق ومعرفت کا بھی

سفر کیا ہے اور حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوری جیسے بزرگوں کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے اوران کی اجازت و اعتماد سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔

(۹) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی
(مفتی دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ فتوی نویسی کے تمام صفات کے حامل ہیں اور کافی دنوں تک مدرسہ ریاض العلوم گورینی میں فتاوی نویسی کی خدمت انجام دے چکے ہیں۔موصوف کے فتاوی کوحضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری کی تصدیقات بھی حاصل ہیں، آپ کے فتاوی میں مذکور مسائل صحیح اور مدلل ہیں۔

(۱۰) حضرت مولانا بدرالحسن صاحب قاسمی مدظلہ
(مقیم حال کویت)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ جو عالم بھی ہیں اور صاحب نسبت بھی اور ضلع اعظم گڈھ کے موضع مہذب پور میں ایک دینی مدرسہ کے بانی و مہتمم بھی۔ حضرت مفتی صاحب موصوف کی فقہی مسائل پر

گہری نظر ہے اور فتوی نویسی میں ان کے یہاں احتیاط کا پہلو بھی ملحوظ ہے۔

(۱۱) حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب اسعدی

(شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورہ باندہ)

تحریر فرماتے ہیں، ہمارے رفیق وصدیق حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور ضلع اعظم گڈھ یوپی انڈیا کا اسم گرامی کافی روشن ہے جوایک کہنہ مشق مفتی کے ساتھ بے بدل خطیب بھی ہیں اور کامیاب وتجربہ کار مدرس کے ساتھ صاحب قلم بھی ہیں جن کو فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا شرف تلمذ حاصل ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندوی کی دعاؤں اور شفقتوں کے ساتھ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوری کی نگرانی وتربیت ایک زمانہ دراز تک حاصل رہی ہے۔ ان حضرات کی حیات ہی میں ان کے قلم کی بہت سی نگارشات نظر نواز ہوکر قبولیت عامہ حاصل کر چکی ہیں، مختلف عناوین کے ساتھ فقہ وفتاوی خصوصیت کے ساتھ آپ کا محور قلم رہا ہے اور دقیق النظری کے ساتھ ہر فتوے کا جواب لکھنا آپ کا طرہ امتیاز رہا ہے، موصوف کے اکثر فتاوی اکثر اکابر فقہاء ومفتیان کرام کی نظروں سے گزرے ہیں اور ان کی تصدیق وتائید سے وہ مؤید ہیں، ان کی درجنوں کتابوں کی اشاعت پر احقر حضرت مفتی صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

(۱۲) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب
(سابق ناظم تعلیمات مدرسہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، حبیب مکرم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زادفضلہ بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحبؒ کی نگرانی میں ایک طویل عرصہ تک فتوی نویسی کا قابل اعتماد کام انجام دے چکے ہیں، آپ کے فتاوی کا مجموعہ (حبیب الفتاوی) معتمد اور قابل استفادہ اور رہنمائے راہ ہے۔

(۱۳) حضرت مولانا عبدالعظیم صاحب ندوی مظاہری ابن حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب جونپوریؒ

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ شیخ الحدیث وصدر مفتی بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ ہندوستان کے محقق اور مشہور عالم دین ہیں، حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے تلمیذ رشید اور محبوب نظر تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ کا انتخاب درس حدیث اور فتوی نویسی کے لئے مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور میں ہوا، اور الحمدللہ موصوف نے شعبۂ افتاء کا حق ادا کیا، حقیقت یہ ہے کہ

یہاں کے شعبۂ افتاء کا باقاعدہ وجود اور ظہور کا سہرا حضرت مفتی صاحب کے سر جاتا ہے۔

ماشاء اللہ آپ کے فتاوی کی دھوم مچی، ہر ایک نے تعریف کی اور سب سے بڑھ کر آپ کے شیخ مخدوم زمانہ حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب نوراللہ مرقدہ نے آپ کے فتاوے اور علمی درک کی پُر زور انداز میں تائید فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب کے بیشتر فتاوے حضرت والد ماجد کی غائرانہ تمحیص و دستخط کے بعد ہی مستفتی کے حوالے ہوتے تھے، اس لئے اہل علم حضرات سے توقع ہے کہ دو بڑے مسلّم بزرگوں کی شاگردی و اجازتی نسبت کی خوشبو ''حبیب الفتاوی'' اور آپ کی دیگر تصنیفات میں ضرور محسوس کریں گے۔

میں حضرت مفتی صاحب کو اس وقیع خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۱۴) حضرت مولانا مفتی مقصود احمد صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب، حضرت مولانا مفتی اسرار احمد صاحب
(مفتیان مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ ملک کے مشہور اور لائق مفتیان کرام میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے مجموعہ فتاوی حبیب الفتاوی کو دیکھا، بحمد للہ تعالیٰ درست اور قابل اطمینان پایا، زبان انتہائی

سلیس اور عام فہم استعمال کی گئی ہے، انداز بیان جاذب اور مؤثر ہے، بعض فتاوی طویل بھی ہیں مگر رطب ویابس سے خالی ہیں اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہیں۔

(۱۵) حضرت مولانا مفتی محمد احسان صاحب

(مفتی دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ ہندوستان کے ایک متبحر اور تجربہ کار مفتی ہیں، آپ کے فتاوی اور دیگر بہت سی کتابیں عوام وخواص کے اکتساب فیض کے لئے طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں۔ امید ہے کہ اس کے ذریعہ امت کو بڑا فائدہ ہوگا۔

(۱۶) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نذیری

(سابق ناظم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ بحیثیت مفتی اور صاحب علم وفضل ایک بلند مقام رکھتے ہیں، افتاء سے ان کا فطری لگاؤ اور ذہنی ہم آہنگی وتعلق ہے، آپ کے مجموعہ فتاوی (حبیب الفتاوی) سے صاف ظاہر ہے جس میں زندگی کے مختلف مراحل اور مختلف حالات سے متعلق فتاوی موجود ہیں،

موصوف چونکہ فقہی اجتماعات اور سمیناروں میں بھی شریک ہوتے رہتے ہیں اس لیے آپ کا یہ علم مزید پختگی اختیار کر چکا ہے۔

(۱۷) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب کشمیری
(استاد حدیث دار العلوم رحیمیہ بانڈی پورہ کشمیر)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم ہندوستان کے ایک بڑے مفتی اور صاحب قلم عالم ہیں جن کی درجنوں کتابیں طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں، ان میں سے بیشتر قیمتی کتابوں سے اس خادم نے بھی استفادہ کیا ہے، آپ کے مجموعہ فتاوی حبیب الفتاوی میں اپنے اکابر کی آراء اور مسلک حنفی کی کتب معتبرہ کے حوالے اہتمام سے درج ہیں، آپ کے فتاوی کی زبان سادہ اور اخلاص ومحبت کی چاشنی سے لبریز ہے، اس لئے آپ کے فتاوی مغتنم ہیں۔

(۱۸) حضرت مولانا مفتی جمال الدین صاحب قاسمی
(صدر مفتی واستاد حدیث دار العلوم حیدر آباد)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید فضلہ متبحر علماء میں ہیں، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کی کتابوں کے

مطالعہ سے آپ کے وسعت مطالعہ، مصادر و مأخذ سے آگہی، مسائل کا تجزیہ حالات سے واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے، آپ کے سارے فتاوے گہرے تجربات وسیع خیالات، محققانہ اصول اور مومنانہ فراست کا آئینہ دار ہیں۔ زبان انتہائی سہل اور شُشتہ الفاظ نے آپ کے فتاوی کی قدر و قیمت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

(۱۹) حضرت مولانا مفتی ذکاءاللہ صاحب شبلی
(قاضی شہر اندور، ایم پی)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی اس قدر تصانیف دار العلوم مہذب پور کے اہتمام کے ساتھ آپ کی کھلی ہوئی کرامت ہے، ورنہ اہتمام جو اتنا بڑا روگ ہے کہ مہتمم کو کسی کام کے لائق نہیں چھوڑتا، لیکن اہتمام کے ساتھ اتنی ساری تصنیفات عنداللہ آپ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے، آپ کی تمام کتابیں بیحد مفید اور مضامین و مقالات بیحد قیمتی ہیں۔

(۲۰) حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن صاحب قاسمی
(استاد دار العلوم امدادیہ، ممبئی)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ ہندوستان کے باحوصلہ جرأت مند صاف گو اکابر علماء میں سے ہیں آپ کی تصنیفات

قابل تعریف اور لائق تحسین ہیں، بالخصوص آپ کے فتاوی کا مجموعہ حبیب الفتاوی حوصلہ جرأت مندی صاف گوئی واضح جواب لکھنے کا کمال پیدا کرنے میں مفید و معاون ہیں، اسی طرح آپ کی دیگر تالیفات بھی قابل قدر واستفادہ ہیں۔

(۲۱) حضرت مولانا احمد نصر صاحب بنارسی مدظلہ

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہم بہترین عالم دین، داعی الی اللہ، مرد مومن ومجاہد شخص ہیں وہ باعمل عالم دین ہونے کے ساتھ بہترین معلم و مدرس ومقرر نیز تصنیف و تالیف کا بہت عمدہ و پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں، خصوصاً فقہ وفتاوی پر بہت اچھی و گہری نظر ہے، ان کی تحریریں دلائل وحوالہ سے مزین ہوتی ہیں حبیب الفتاوی اس کی بہترین نظیر ہے، مطالعہ انکا بہت وسیع ہے، جزئیات پران کی گہری نظر ہے۔

اس کے علاوہ ان کے دیگر تصانیف بیحد نافع ومفید ترین ہیں، انداز ایسا دلچسپ ہے کہ آپ کی تحریرات سے قاری اکتاتا نہیں بلکہ آگے کیا ہے اس پر اس کی نظر رہتی ہے، یہ سب فضل خداوندی کے ساتھ ان اکابرین امت کی خصوصی توجہات کی برکات ہیں جن سے ان کا تعلق زمانہ طالب علمی سے رہا ہے۔

ماشاء اللہ مفتی صاحب ہر لائن سے اور ہر اعتبار سے ایک کامیاب مدرس، معلم، مفتی اور پیر طریقت ہیں۔

(۲۲) حضرت مولانا عبدالمالک صاحب ندوی بلند شہری

(مقیم حال دہلی)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت والا، عاجز بلا تکلف عرض کرتا ہے کہ اس نے اب تک سیکڑوں سوانح آپ بیتی اور تذکرے پڑھے ہیں لیکن ان میں آپ کی آپ بیتی نرالی شان رکھتی ہے۔ اس کی متعدد خاصیتیں ہیں اور ہر خاصیت نے بندے کو متاثر کیا ہے۔ سب سے بڑی خاصیت تو سادگی و پُرکاری ہے، سلاست ایسی کہ پڑھنا شروع کرو تو قلم کے بہاؤ کے ساتھ خود کو بہتا ہوا محسوس کرو۔

دوسری خاصیت اکابر کے واقعات کا ہونا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے مشائخ کرام کا بڑا اعتماد حاصل رہا ہے۔ تیسری خاصیت زبان بڑی ادبی اور اعلیٰ ہے، عام طور پر مذہبی افراد کی زبان پیچیدگی اور ژولیدگی کا شکار ہوتی ہے، لیکن آپ کا اسلوب اردو کے مستند ادباء کے مماثل ہے، اس طرح یہ آپ بیتی زبان وادب کی بھی شاہکار ہے۔

آپ کی تصنیفات کے مطالعہ سے دل میں آپ کی محبت مزید بڑھ گئی ہے۔ لاریب آپ عصر حاضر کے بہترین ادیب بالغ نظر فقیہ اور کامل شیخ طریقت اور سلسلۂ تھانوی و سلسلۂ خلیلیہ کے نامور بزرگ ہیں۔

(۲۳) حضرت مولانا انوار صاحب جونپوری

تحریر فرماتے ہیں، حضرت اقدس محترم مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم کے تبحر علمی کا شور تو پورے ہندوستان میں ہے، مگر تصوف میں آپ کی تصنیفات نے آپ کی قدر و منزلت کو دوبالا کر دیا، ناچیز بھی اس راہ کا رہرو ہے، اس لئے آپ کی تحریریں قدرے سمجھ رہا ہے، بندہ آپ کو وقت حاضر کا ابن عربی تصور کرتا ہے۔

(۲۴) حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب قاسمی
(استاذ دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ کا قلم رواں دواں اشہب ہے، تعبیرات بڑی وسیع اور سلیس ہیں جس کی وجہ سے بعض خشک عنوان میں بھی تراوٹ اور تازگی آگئی ہے، بعض فتاوی طویل بھی ہیں لیکن اکثر فتاوی مختصر ہیں، اکثر مقامات پر استاد محترم حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کا رنگ، خوبو، اور خوشبو موجود ہے۔ اصل فتاویٰ میں حوالہ جات کا اہتمام ہے، نئی تعلیق و تخریج نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے، آپ کے سارے فتاوے قابل اطمینان ہیں۔

(۲۵) حضرت مولانا انور حسین صاحب قاسمی
(مہتمم دارالعلوم گاڑھا سیتامڑھی، بہار)

تحریر فرماتے ہیں، حبیب الامت عارف باللہ حضرت اقدس الحاج مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم ان اکابرین میں سے ہیں جنہوں نے ایک ڈیڑھ سال کی مختصر مدت میں درجنوں کتابوں کی تالیف فرما کر اشاعت کے سخت ترین مراحل سے گزار کر منظر عام پر لانے کی ایسی سعی بلیغ فرمائی ہے جس کی نظیر کم از کم پورے ہندوستان میں نہیں ملتی۔

جبکہ اس لاک ڈاؤن میں بہت سے علماء و اساتذہ تعطل کے شکار ہو گئے لیکن ان مایوس کن حالات میں اس قدر علمی دینی، تصنیفی و تالیفی عظیم الشان خدمت انجام دینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی خدمات کو دیکھ کر درج ذیل اشعار بے ساختہ ذہن میں آ گئے جو سپرد قرطاس ہیں:

نذرانۂ عقیدت

السلام اے مفتیٔ دوراں تجھے میرا سلام
تیری ہستی بے گماں ہے لائق صد احترام

تیری صورت تیری سیرت بے گماں ممتاز ہے
قابل تعریف تیرا ہر کوئی انداز ہے
از زمیں تا آسماں بے شک تیری پرواز ہے
تیرا سایہ ہے مبارک گویا تو شہباز ہے
تیری پیشانی پہ تاباں جلوۂ ماہ تمام
السلام اے مفتیٔ دوراں تجھے میرا سلام

تیری ہستی اس چمن میں باعث اعزاز ہے
ہر شجر کو ہے مسرت ہر کلی کو ناز ہے
تیری باتیں ہیں مدلل پُرکشش آواز ہے
تو خطیب ہند ہے تو بلبل شیراز ہے
گونجتا ہے تیرا نغمہ اس چمن میں صبح و شام
السلام اے مفتیٔ دوراں تجھے میرا سلام

تو حبیب اللہ ہے تو عارف رحمٰن ہے
تیرے دم سے فکر وفن علم و ہنر کی شان ہے
ذات تیری روح ایماں تو وفا کی جان ہے
اے حبیب اللہ بے شک تو بڑا انسان ہے
یہ دعا انورؔ کی ہے ہو تیری برکت عام و تام
السلام اے مفتیٔ دوراں تجھے میرا سلام

(۲۶) حضرت مولانا عبید اللہ شمیم صاحب قاسمی اعظمی

(مقیم حال العین یو،اے،ای)

تحریر فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کو تقریر و تحریر دونوں ملکہ عطا فرمایا ہے، آپ نے قلم کے ذریعہ مختلف فنون میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، آپ کا تصنیفی ذوق بہت صاف ستھرا ہے، آپ کی تصنیفات کی تعداد تقریباً چالیس ہیں۔

آپ نے ریاض العلوم گورینی میں تدریس کے ساتھ افتاء کی بھی خدمت انجام دی جن کی تعداد ہزاروں میں ہوگی، آپ کے فتاوے پر اکابر علماء امت نے پورا اعتماد کیا، آپ کے لکھے ہوئے فتاوی مرتب ہوکر ''حبیب الفتاوی'' کے نام سے آٹھ ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جن پر کبار علماء ومفتیان کرام کے دستخط ثبت ہیں۔

آپ نے حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کی خدمت میں رہ کر فتاوی کی تعلیم وتمرین حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ مدارج سلوک بھی طے کیے۔ حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح مدرسہ ریاض العلوم گورینی میں تدریس کے زمانہ میں حضرت مولانا شاہ عبد الحلیم صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے بھی آپ کو اجازت

وخلافت سے نوازا۔

ماشاء اللہ حضرت مفتی صاحب کے خلفاء بھی مختلف علاقوں میں دینی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔

(۲۷) حضرت مولانا مفتی تبریز عالم صاحب قاسمی

(مفتی واستاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی شخصیت اس وقت کے اکابر علماء اور قابل احترام مفتیان کرام کی فہرست میں شمار کیا جاتا ہے، آپ کو تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق ہے، آپ کے رشحات قلم کی تعداد تقریباً چالیس ہے، درسیات پر مضبوط گرفت ہے، فقہ وفتاوی پر گہری نظر ہے۔

تصوف اور سلوک میں اعلیٰ مقام کے حامل ہیں، کئی بزرگوں کے خلیفہ اور متعدد خلفاء کے شیخ طریقت ہیں۔

ریاض العلوم گورینی کے سابق مفتی اور سابق استاذ حدیث ہیں، اور اب جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ یوپی کے شیخ الحدیث وصدر مفتی اور بانی ومہتمم ہیں۔

ظاہری حسن وجمال کے ساتھ وضع وقطع اور رکھ رکھاؤ میں اپنا الگ امتیاز

رکھتے ہیں۔

اس خادم کی تصنیفات وتالیفات کے سلسلہ میں اکابرین کی جو آراء اوران کے جو احساسات ہیں ان میں سے چند حضرات کی تحریرات کے اقتباسات اور تاثرات سپرد قرطاس کئے گئے ہیں جو آپ حضرات کی نگاہ محبت سے گزر چکے ہیں۔

جس سے آپ حضرات کو یہ فیصلہ کرنے میں یقیناً کوئی دقت اور دشواری نہیں ہوگی کہ تصنیفی وتالیفی اعتبار سے امت کے لئے اس خادم نے کوئی خدمت کی ہے یا نہیں؟ نیز اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو امانت سمجھ کر اس کو ضائع ہونے سے بچایا ہے یا نہیں؟

اگرچہ اس طرح کی تحریرات اور بہت سی ہیں لیکن ان میں سے چند تحریرات کا انتخاب کر کے حضرات قارئین کی نذر کرنے کی کوشش کی ہے اور کسی فیصلہ تک پہونچنے کے لئے اتنی تحریرات کافی ووافی ہیں۔

احب الکلام
فی
مسئلۃ السلام

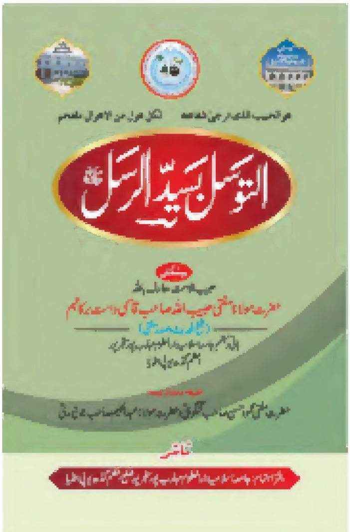
التوسل بسید الرسل

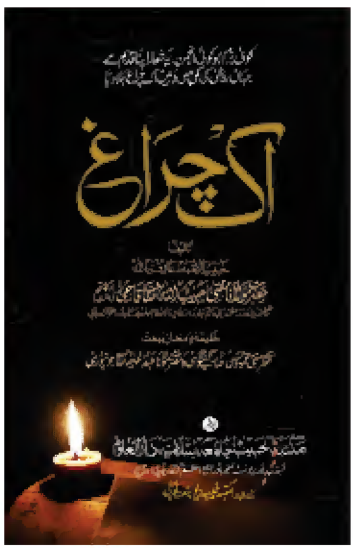
اک چراغ

مبادیاتِ حدیث
(مقدمہ ترمذی شریف)

تعمیری خدمات

تصنیف و تالیف کے ساتھ اس خادم کی زندگی کا ایک بڑا حصہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ یوپی کی تعمیر کے سلسلہ میں تگ ودو جہد مسلسل سعی بلیغ میں گزرا جس کی تفصیل ''حیات حبیب الامت'' کے جلد سوم و چہارم میں مذکور ہے۔ لیکن اس جہد مسلسل کا نتیجہ یہ نکلا کہ الحمد للہ بہت کم عرصہ میں جامعہ نے تعمیری اعتبار سے واجبی ضروریات کی تکمیل کر لی۔

چنانچہ مختصر سی مدت میں وسیع وعریض جاذب نظر و دلکش مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی، اسی کے ساتھ چھوٹے بڑے اسی (80) کمرے تعمیر ہو گئے، اس کے ساتھ کتب خانہ دار الحدیث، دار الافتاء، دار التصنیف والتالیف کی تعمیر مکمل ہوئی، نیز کشادہ دار الطعام اور مطبخ اور پانی کی ٹنکی اور جنریٹر روم کے ساتھ تین عدد دار المدرسین کی تعمیر مکمل ہوئی، وضو کے لئے حوض اور بتیس (۳۲) بیت الخلاء، بیس (۲۰) غسل خانہ، دس (۱۰) عدد استنجا خانہ اس کے ساتھ کشادہ مہمان خاہ کے ساتھ دفتر اہتمام و دفتر تعلیمات و دفتر محاسبی وغیرہ کی تعمیر کی تکمیل ہوئی۔

طلباء کے لئے رہائشی کمرے اور تعلیم کے لئے درسگاہوں کی تعمیر مکمل ہوئی اور یہ پوری تعمیر لاکھوں اینٹ کے ذریعہ محصور ایک باؤنڈری کے اندر واقع

ہے، باہر نکلنے کے لئے ’’باب حبیب‘‘ کے نام سے ایک بڑا گیٹ ہے جہاں سے پیدل کے ساتھ گاڑیوں کی بھی آمد و رفت ہوتی ہے اور جب وہ صدر گیٹ بند کردیا جاتا ہے تو پوری تعمیر ایک محفوظ قلعہ میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

اس خادم کی زندگی کا ایک بڑا حصہ اور صلاحیت کی وافر مقدار ان تعمیرات کی نذر ہوگئی، لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو حضرات بھی یہاں آئے اور جنہوں نے بھی خادم کی اس کاوش کو دیکھا وہ حیران رہ گئے۔

چنانچہ اس ادارہ میں آنے والے چند اکابر علماء و مشائخ و اولیاء و صلحاء و اتقیاء کی تحریرات سپرد قرطاس کی جاتی ہیں تاکہ آپ حضرات کو خادم کی اس کاوش کا اندازہ لگانے میں کوئی دقت نہ ہو اور آپ یقین کرسکیں کہ اس خادم نے اللہ کی دی ہوئی امانت کو کس طرح برمحل اور باموقعہ امانت سمجھ کر صرف کیا ہے اور زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ:

(۱) حضرت امیر شریعت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ

(امیر شریعت بہار واڑیسہ)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی کی دعوت پر جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے جلسہ دستار بندی میں حاضری کا موقعہ ملا اور پہلی بار اس عظیم درسگاہ کی زیارت کی سعادت

حاصل ہوئی، مختصر مدت میں جامعہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے، تعلیم کے ساتھ دینی واخلاقی تربیت کا خاص لحاظ ہے۔

جامعہ کی عظیم الشان مسجد اور عالیشان عمارت اور جامعہ کی دوسری ضروریات کی فراہمی حضرت مفتی صاحب موصوف کے حسن ذوق اور حسن سلیقہ کی علامت ہے۔

الحمدللہ پورے علاقہ میں اس جامعہ سے دینی تعلیم کا چراغ روشن ہے اور دین کی دعوت کا کام جاری ہے۔

(۲) حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحبؒ

(مفتیٔ دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، اس ملک میں اسلام کی خدمت مدارس اسلامیہ انجام دیتے ہیں، مسلمان بچوں اور نوجوانوں کو کتاب وسنت کی صحیح تعلیمات سے آشنا کراتے ہیں اور انہی مدارس اور علماء اسلام کی وجہ سے دین کی عظمت وحرمت باقی ہے، نیز انہی مدارس میں جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور ضلع اعظم گڈھ بھی داخل ہے۔

جس کے سربراہ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ ہیں جو ہماری جماعت میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں، علماء دیوبند سے گہرا تعلق

رہا ہے اور ہے، خاکسار بھی انہیں جانتا پہچانتا ہے اور ایک خادم اسلام کی حیثیت سے ان کی عزت کرنا اپنا فرض جانتا ہے۔

آج جامعہ کے ایک جلسہ میں حاضری کا موقعہ ملا، جامعہ کی تعمیرات اور طلباء کی حسن تربیت اور حضرت مفتی صاحب کے حسن اخلاق سے دل بہت متاثر ہوا، حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ان کے ادارہ کے لئے دل سے دعا نکلی۔

(۳) حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ

(سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

تحریر فرماتے ہیں، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور اعظم گڈھ نمایاں ہندوستانی علماء میں ہیں، علم دین کی اشاعت اصلاح امت انکا مشن ہے، وہ اپنی پوری صلاحیت اسی پر صرف کر رہے ہیں، انہوں نے جامعہ کو خون جگر سے سینچا ہے، ہندوستان کے علماء میں اپنے علم و فضل، تقوی و ایثار کی بنا پر بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد حنیف صاحب جونپوریؒ

(سابق شیخ الحدیث مدرسہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج ۲/اپریل ۲۰۰۰ء مطابق ۲۶/ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں حاضری ہوئی، جامعہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی، اس قلیل مدت میں بیروں از قیاس کام ہوا ہے جس کے بارے میں کان یہ سنا کرتے تھے کہ کچھ بنایا نہیں ہے، آنکھ نے دیکھا تو خیرہ ہوگئی، موٹے اندازہ کے مطابق ساٹھ سے ستر لاکھ تک کی کارکردگی رویا لعین ہے، باقی جامعہ کے ماہانہ وسالانہ اخراجات الگ ہیں۔

اہل خیر حضرات سے میری درخواست ہے کہ بچشم خویش مشاہدہ فرما کر فیصلہ کریں، باقی اتنا ضرور عرض کروں گا کہ آپ کا کوئی حبہ ضائع نہ ہوگا۔

(۵) حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

(شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۱۴/ اپریل ۲۰۰۵ء مطابق ۴/ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بروز پنجشنبہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور ضلع اعظم گڈھ میں حاضری ہوئی، جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ نے جامعہ کا معائنہ کرایا، جامعہ کی تعمیرات ماشاء اللہ دیدہ زیب اور پختہ ہیں جو حضرت مہتمم صاحب کے حسن ذوق اور جدوجہد کے آئینہ دار ہیں۔

(۶) حضرت مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ العالی
(سکریٹری مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

تحریر فرماتے ہیں، آج حبیب مکرم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ کے جامعہ میں جلسہ دستار بندی میں شرکت کے ارادہ سے حاضری ہوئی، جامعہ کو دیکھ کر روحانی و وجدانی مسرت حاصل ہوئی، الحمد للہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ شہرت اور آفاقیت حاصل کر چکا ہے، اور عوام وخواص کا بھرپور اعتماد واعتبار اس کو حاصل ہے۔

(۷) حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سنبھلی مدظلہ
(مدرس اول وشیخ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

تحریر فرماتے ہیں، الحمد للہ آج مورخہ ۲۶/ مارچ ۲۰۰۹ء کو جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری ہوئی، بانیٔ جامعہ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ سے پرانے تعلقات ہیں، آج جامعہ پہونچ کر معلوم ہوا کہ جو سنا تھا اس سے بہت زیادہ جامعہ نے ترقی کر لی ہے، ایک عظیم الشان مدرسہ بن چکا ہے، قلیل مدت میں اتنے حفاظ وقراء کا تیار ہو جانا جامعہ اور حضرت مفتی صاحب کی بڑی کامیابی ہے۔

(۸) حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہ
(ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدر آباد)

تحریر فرماتے ہیں، اس حقیر کو سولہویں فقہی سمینار کی مناسبت سے حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زیدت حسناتہ کی دعوت پر جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

جامعہ کے احاطہ میں داخل ہوتے ہی دل باغ باغ ہوگیا، ایسا محسوس ہوا کہ بیاباں میں ایک گلشن سدا بہار لگایا گیا ہے، جامعہ کی پُرکشش تعمیر واقعی حضرت مفتی صاحب کے ذوق کی آئینہ دار ہے، جس تیز گامی کے ساتھ اس ادارہ نے ظاہری اور باطنی ترقی کا سفر طے کیا ہے وہ واقعی خوشگوار حیرت کا باعث ہے، اور یقیناً جامعہ حضرت مفتی صاحب کے خلوص، لگن اور جہد مسلسل کا شاہد ہے۔

(۹) حضرت مولانا عتیق احمد صاحب قاسمی بستوی
(استاذ فقہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

تحریر فرماتے ہیں، آج ۲۹/ صفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۰/ مارچ ۲۰۰۶ء حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ کی دعوت پر جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور اعظم گڈھ حاضری کا موقعہ ملا۔

جامعہ کی خوشنما عمارتوں، تعلیمی وتربیتی ماحول کو دیکھ کر غیر معمولی مسرت ہوئی، جامعہ اس علاقہ کے مسلمانوں کے تابناک دینی مستقبل کی ضمانت ہے، جامعہ کو دیکھ کر اپنے دوست حضرت مفتی صاحب کے لئے دل سے دعاء نکلی، اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور بنائے کہ انہوں نے اپنی کاوش پیہم کے ذریعہ جنگل میں منگل کا سماں پیدا کر دیا ہے۔

(۱۰) حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب اسعدی مدظلہ
(شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورہ باندہ)

تحریر فرماتے ہیں، مجمع الفقہی الاسلامی الہند کے سولہویں سمینار کے انعقاد کی مناسبت سے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور حاضری ہوئی اور ماشاء اللہ چار دن یہاں قیام رہا، اس قیام کے دوران جامعہ اور اس کی تعمیرات اور حضرت مفتی صاحب کی کاوشوں اور خدمات کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور دل سے دعاء نکلی کہ اللہ پاک اس چمن حبیب الٰہی کا فیض عام وتام فرمائے اور حضرت مفتی صاحب کی کاوشوں کو آباد وشاداب فرمائے۔

(۱۱) حضرت مولانا محمد اسلام صاحب قاسمی مدظلہ
(استاذ حدیث وادب دارالعلوم وقف دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، الحمد للہ آج بتاریخ ۲۶/ مارچ ۲۰۰۹ء جامعہ اسلامیہ

دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ اجلاس دستار بندی کی تقریب کی نسبت سے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

اجلاس سے فارغ ہونے کے بعد احاطۂ جامعہ کا معائنہ کیا، اساتذہ و طلباء سے ملاقات کی، ماشاء اللہ تعلیم وتعمیر میں جامعہ کی ترقیات مثالی ہیں، مختصر عرصہ میں جامعہ کی اس درجہ تعمیر وترقی میں یقیناً مہتمم جامعہ حضرت مفتی صاحب زید مجدہٗ کی محنت وخلوص اور جہد مسلسل کا دخل ہے،اور ماشاء اللہ آپ کی نگرانی میں جامعہ روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(۱۲) حضرت مولانا عبد العظیم صاحب ندوی مظاہری مدظلہ
(ابن حضرت مولانا شاہ عبد الحلیم صاحب جونپوریؒ)

تحریر فرماتے ہیں، راقم السطور جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ سے ایک زمانہ دراز سے واقف ہے، حضرت مفتی صاحب کے علمی تبحر، دور اندیشی، انابت وخشیت، دیانت وامانت، صلابت واستقامت کا معترف شروع سے رہا ہے۔

راقم نے جتنا قریب سے دیکھا شاید کسی نے دیکھا ہو اور جتنا شفیق و رفیق پایا شاید کسی معاصر کو ملا ہو۔

اسی وجہ سے حضرت مفتی صاحب زید مجدہٗ اپنے بہت سے اکابرین بالخصوص حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی وحضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندوی اور والد بزرگوار حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب جونپوری کے قریب تر ومحبوب نظر رہے۔

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی اور والد محترم حضرت مولانا شاہ عبدالحلیم صاحب جونپوری نے بیعت وارشاد کی اجازت وخلافت مرحمت فرما کر اپنے اعتماد کی آخری سند عطافرمادی، حضرت مفتی صاحب موصوف اپنے بزرگوں کی دی ہوئی امانت کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر سنبھالے ہوئے ہیں اور مصروف عمل ہیں۔

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حضرت مفتی صاحب ہی کی کاوشوں کا ثمرہ اور جہد مسلسل کا مظہر ہے، تعلیمی وتعمیری میدان میں امید سے کہیں زیادہ یہاں کام ہوا ہے۔

(۱۳) حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب بلندشہری

(استاد تجوید دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۲۸/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ کو حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی دعوت پر جامعہ اسلامیہ دارالعلوم

مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے جلسہ دستار بندی میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ جامعہ کے نظم ونسق، حسن انتظام و انصرام، نظافت و لطافت، اعلیٰ ذوقی و بیدار مغزی سے طبیعت بہت متاثر ہوئی۔

قلیل عرصہ میں جامعہ نے تعلیمی وتعمیری اعتبار سے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے وہ قابل دید ہے، مزید تعلیمی وتعمیری اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اور یہ سب ثمرہ ہے حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے جہد مسلسل کاوش پیہم اور خلوص وللّٰہیت کا۔

(۱۴) حضرت مولانا قاری حبیب احمد صاحب ابن حضرت قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ
(ناظم جامعہ عربیہ ہتھورہ باندہ)

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ سے قدیم زمانہ سے روابط ہیں، آپ کے جامعہ کو دیکھنے کا اشتیاق بھی بہت دنوں سے تھا، آج حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، جامعہ اوراس کی وسیع وعریض تعمیرات کو دیکھ کر اورطلباء واساتذہ سے مل کر بہت خوشی ومسرت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب مدظلہ سے بہت کام لیا

ہے، جس کا تصور بھی اس مختصر عرصہ میں نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ نظر بد سے حفاظت فرمائے اور جامعہ کے فیض کو عام وتام فرمائے۔

(۱۵) حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب پھولپوریؒ
(سابق ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر، اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج ۳؍شعبان ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۹؍اگست ۲۰۰۶ء شب سہ شنبہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعہ کی کارگذاری وسلیقہ آرائی جامعہ کے بن مو سے مترشح ہو رہی تھی اور علم دین کی بالا دستی تمام علوم پر ظاہر وباہر تھی، چمن کا ہر حصہ مالی چمن کی خوش اسلوبی وحسن کار پر پکار پکار کر گواہی دے رہا تھا، کہ اللہ تعالیٰ جامعہ کو چشم بد سے بچائے اور ہر طرح کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔

(۱۶) حضرت مولانا لیاقت علی صاحب
(شیخ الحدیث مدرسہ مصباح العلوم کوپاگنج، مئو)

تحریر فرماتے ہیں، آج بتاریخ ۱۳؍رجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۴؍اکتوبر ۲۰۰۰ء جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور کے پہلے عظیم الشان جلسہ دستار

بندی میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، جامعہ کی تعلیمی وتعمیری وسعت اور ترقی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

یہ مان کے چلنا ہوگا کہ جب کوئی اللہ والا شب کے آخری حصہ میں رب کائنات کے حضور اپنی آنکھوں کے چند گرم گرم آنسوؤں کے سوغات پیش کرتا ہیں تو پروردگار عالم کو اس پر رحم آہی جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ حضرت الاستاذ مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے معزز خلفاء میں سے ہیں، یہ جامعہ ان کے جذبہ صادق اور خلوص للّٰہیت کا آئینہ دار ہے، اور ان کی سرپرستی میں جامعہ پروان چڑھ رہا ہے۔

(۱۷) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قاسمی

(شیخ الحدیث جامعہ رحیمیہ مہدیان دہلی)

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڑھ نے جتنے قلیل عرصہ میں تعلیمی وتعمیری جو ترقی کی ہے وہ بانئ جامعہ حضرت مفتی صاحب کے حوصلہ اور عزیمت کا عکاس ہے۔

اتنی قلیل مدت میں اس ادارہ کا ہندوستان و بیرون ہند میں اس قدر تعارف اور اس کی ترقیات کا راز اس ادارہ کے بانی ومہتمم حضرت مفتی صاحب کا

خلوص اوران کی انتھک کوشش وکاوش ہے،اس جامعہ نے چوطرفہ جوخدمت انجام دی ہےاس کی نظیرکم اداروں میں ملتی ہے۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو پورے عالم کے لئے علمی و روحانی فیضان کاذریعہ بنائے،آمین۔

(۱۸)حضرت مولانامفتی ثناءالہدیٰ صاحب قاسمی
(نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ)

تحریرفرماتے ہیں،سولہویں فقہی سمینار کی مناسبت سے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پورسنجر پوراعظم گڈھ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی،جامعہ کی تعمیرات اورکشادہ ودیدہ زیب مسجد دیکھ کرحیران ہوگیا،مختصرسے وقت میں جامعہ نے بےانتہاءترقی کی ہے۔

اور یہ سب کچھ حضرت مولانامفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ کی جہد مسلسل دعاءسحرگاہی کے ساتھ ان کی کھلی ہوئی کرامت ہے۔

(۱۹)حضرت مولاناابرارخاں صاحب ندوی
(استاذجامعۃ الہدایہ جےپور،راجستھان)

تحریرفرماتے ہیں،سہ روزہ فقہی سمینار کے موقع سے جامعہ اسلامیہ

دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

جامعہ کی خوبصورت وصاف ستھری عمارت و عالیشان مسجد دیکھ کر اندازہ ہوا کہ حضرت مفتی صاحب کو علمی و تصنیفی ذوق کے ساتھ فن تعمیر کا بھی اچھا و عمدہ ذوق حاصل ہے۔

اتنی قلیل مدت میں جامعہ کی ترقی وشہرت حیرت انگیز ہے، نیز حضرت مفتی صاحب کے خلوص وللّٰہیت، محنت ولگن اور شب وروز کی جان فشانی وقربانی کا آئینہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے اس گلشن حبیب کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

(۲۰) حضرت مولانا مفتی علی صاحب قاسمی

(استاد حدیث مدرسہ فیض العلوم برہانپور، ایم پی)

تحریر فرماتے ہیں، احقر نے جامعہ کی مسجد احباب لمبی چوڑی دارالاقامہ کی عمارت درس گاہ، ڈائننگ ہال، مطبخ، پانی کی ٹنگی، حوض وغیرہ کا جائزہ لیا تو دل نے کہا کہ یہ یقیناً کسی اللہ کے ولی اور حبیب ہی کا کارنامہ ہوسکتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تائید خداوندی کے بغیر اس قلیل عرصہ میں اتنا بڑا کام ممکن نہیں۔

آنکھوں کو خیرہ اور دل کو غرق حیرت کرنے کے لئے یہ عظیم کام کافی ہے۔

مہذب پور جیسے گاؤں میں جو شہر سے دور اور غیر معروف ہو اس کی اس

قدر آبادی اوراس کوگلزار بنادینا یقیناً قابل ستائش اورمبارکباد ہے۔

(۲۱) مفتی جنید عالم صاحب قاسمی

(مفتی امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ)

تحریر فرماتے ہیں، سولہویں فقہی سمینار کے موقع سے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، جامعہ کی عالیشان مسجد اور دیگر جاذب نظر عمارتوں کو دیکھا۔

اس جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ اور رفقاء کار و اساتذہ وطلباء کی مخلصانہ خدمات سامنے آئیں جس سے دل کافی متاثر ہوا، دل سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کی داخلی وخارجی تمام فتنوں سے حفاظت فرمائے۔

(۲۲) حضرت مولانا محمد شوکت صاحب ثنا قاسمی

(جامعہ عائشہ حیدرآباد)

تحریر فرماتے ہیں، ماشاءاللہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کی عمارتیں وغیرہ کافی خوبصورت اور بنیادی ضرورتوں سے آراستہ اور مزین ہیں۔

کیونکہ یہ ادارہ نہایت ہی ذی علم قابل و باصلاحیت فقیہ ومحدث کے زیر اہتمام چل رہا ہے، اور یقیناً اس ادارہ کی ترقی میں جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے غیر معمولی اخلاص محنت و جدوجہد اور دلسوز دعاؤں کا بڑا دخل ہے۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ اس بافیض ادارہ کو اپنے اور غیروں کی نظر بد سے بچائے۔

(۲۳) حضرت مولانا مفتی رضوان اللہ صاحب حلیمی
(امام وخطیب ٹیکسی مین کالونی کرلا، ممبئی)

تحریر فرماتے ہیں، آج بتاریخ یکم شعبان ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۸/ستمبر ۲۰۰۳ء بروز یکشنبہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، استاذ محترم مرشد گرامی قدر کی جاں فشانی وعرق ریزی کی ضوفشانی ہر طرف دعوت نظارہ دے رہی تھی۔

اتنی قلیل مدت میں حیرت انگیز ترقی صرف بانی کے خلوص وآہ سحر گاہی کا حسین ثمرہ ہے، علم وعرفاں کا ایسا بے نظیر تاج محل اس کاخ فقیری کے آگے اس بے تاج کا لازوال کارنامہ ہے جس کے سامنے قطب مینار کی بلندی سرنگوں ہے۔ تعلیم وتربیت کا بے مثال ادارہ نظم ونسق قابل دید ہی نہیں لائق تقلید ہے جس کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔

(۲۴) حضرت مولانا ابو سفیان صاحب مفتاحی
(صدر مدرس جامعہ مفتاح العلوم مئو)

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ وادیٔ غیر ذی زرع میں قائم کیا گیا، لیکن اللہ کی رحمت سے اس کی بناء کے لئے ایک ایسی شخصیت کا انتخاب فرمایا جنہوں نے اپنی محنت و کاوش اور اخلاص سے اس کی آبیاری فرمائی، آج وہ بحمد للہ علوم کتاب و سنت کا وادی بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کو قائم و دائم رکھے اور بانی کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

(۲۵) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب قاسمی
(کوپا گنج ضلع مئو، یوپی)

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے مدرسہ کی بازگشت کبھی کبھی سنائی دیتی تھی، آج پہلی بار دیکھنے کا موقع ملا۔ جامعہ کو دیکھ کر آنکھیں روشن ہوگئیں، ایسا عظیم الشان دینی قلعہ کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ مہذب پور سنجر پور جیسے سنگ لاخ اور وادیٔ غیر ذی زرع میں اللہ کا بندہ محض اللہ کے بھروسے پر کسی شجر طوبی کی بنیاد رکھے گا۔

یہ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے اخلاص نیت اور استقامت

کے ساتھ جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ شجر طوبی کی جڑیں اس قدر مضبوط ہوگئیں اور اس کی شاخیں اتنی پھیل گئیں کہ مزاحمت کار بے خود و بے دم ہو کر رہ گئے۔

(۲۶) حضرت مولانا حافظ عبدالحئی صاحب مفتاحی
(ناظم مدرسہ منبع العلوم خیرآباد ضلع مئو)

تحریر فرماتے ہیں، سولہویں فقہی سمینار کے موقع سے جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کا موقع ملا۔

جامعہ کے رکھ رکھاؤ سلیقہ مند عمارت دیکھ کر میں دنگ رہ گیا، مسجد احباب بھی ماشاء اللہ بہت سلیقہ سے تعمیر کی گئی ہے، یہاں کی ہر چیز اور ہر تعمیر اس ڈھنگ سے سجائی گئی ہے جو ہم خدام مدارس کے لئے راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی انتظامی صلاحیت پر بہت استعجاب ہوا۔

میری دعاء ہے کہ اللہ رب العزت حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو نظر بد سے بچائے۔

(۲۷) حضرت مولانا مفتی عبدالباطن صاحب نعمانی
(مفتی شہر بنارس)

تحریر فرماتے ہیں، سولہویں عالمی فقہی سمینار میں شرکت کی غرض سے جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کا شرف حاصل

ہوا۔ مختصر سے عرصہ میں جامعہ نے حیرت انگیز ظاہری و باطنی تعلیمی وتعمیری ترقی کی ہے جس کے لئے جامعہ کے بانی و مہتمم مخدوم گرامی حبیب الامت حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اللہ رب العالمین جامعہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی سے مالا مال فرمائے۔

(۲۸) حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کمن گڈھا بنارس

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ پہلی مرتبہ بندہ کی حاضری ہوئی۔ جامعہ کی وسیع وعریض مسجد کے ساتھ تقریباً اسی وسیع و آرام دہ کمروں و درسگاہوں کی تعمیر اور جملہ سہولیات سے لبریز طہارت خانوں اور غسل خانوں کی تعمیر، مختصر مدت میں ادارہ کا ترقی کے ان مدارج کو طے کرلینا یہ سب حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔

(۲۹) حضرت مولانا مفتی جنید احمد صاحب فلاحی

(اندور، ایم پی)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ جامعہ اور اس کی تعمیرات کو دیکھ کر بیحد مسرت ہوئی، عموماً مدارس اسلامیہ اور خصوصاً مشرقی یوپی کے

مدارس کے سلسلے میں جو ایک ذہن بن گیا ہے، اس جامعہ کو اس سے کافی مختلف پایا، یہاں نظافت بھی ہے، نفاست بھی اور خوبصورتی کے ساتھ سہولت بھری تعمیرات بھی، یہ سب کچھ اس کے بانی و مہتمم کے عالمانہ و عارفانہ مزاج اور نفاست طبع کی آئینہ دار ہیں۔ دعاء ہے اللہ تعالیٰ جامعہ کو جملہ ترقیات سے نوازے۔

(۳۰) حضرت مولانا جنید احمد صاحب قاسمی
(کوپا گنج ضلع مئو)

تحریر فرماتے ہیں، احقر ۳۱/ مارچ ۲۰۰۷ء کو جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پورا اعظم گڈھ بصد شوق حاضر ہوا، احقر کی نگاہ جب مہذب پور کے کشت زاروں پر پڑی تو یہ خیال ہوا کہ جامعہ بھی اسی ماحول سے متاثر ہوگا۔ لیکن جب جامعہ کے باب حبیب پر نگاہ پڑی اور اس کی عالیشان دیدہ زیب مسجد اور دیگر تعمیرات پر ایک طائرانہ نظر اٹھی تو بے ساختہ قلب سے یہ صدا اٹھی کہ سادگی میں حسن پنہا ہے اور سابقہ نظریہ تبدیل ہو کر جنگل میں منگل کا اور سنجر پور کے بنجر میں کشمیر جنت کا نشاں ہو گیا اور حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ العالی کے مساعی جمیلہ پہ یقین آ گیا کہ آپ کے اخلاص کا یہ حسین پیکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جامعہ اور حضرت مفتی صاحب کی جملہ شرور سے حفاظت فرمائے۔

حبیب الفتاویٰ

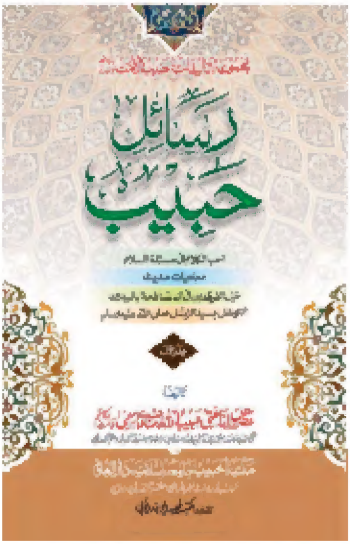
رسائل حبیب

تحقیقاتِ فقہیہ

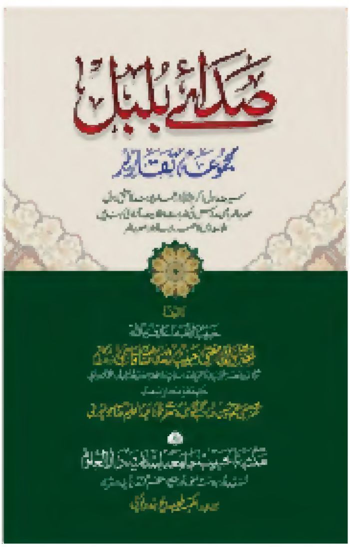
صدائے بلبل
مجموعۂ تقاریر

تعلیمی خدمات

گذشتہ اوراق وصفحات میں آپ نے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں تشریف لانے والے حضرات مشائخ، اکابر علماء وعظیم فقہاء، ملت کے زعماء کے تأثرات، مشاہدات، معائنہ جات، احساسات، خیالات کو پڑھا۔ اگر چہ تحریرات جامعہ میں آنے والے حضرات کی بہت ہیں، لیکن خادم نے ان میں سے چیدہ وچنیدہ حضرات کی تحریرات کو سپرد قرطاس کیا ہے۔

اس سے یقیناً آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ تعمیری اعتبار سے اس خادم نے اس بنجر علاقہ میں کتنی محنت کی ہے اور کن کن مراحل سے گذر کر تنہا نصرت خداوندی کی شمولیت کے ساتھ جامعہ کو یہاں تک پہونچایا ہے جس کو دیکھ کر کتنوں کی آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں اور کتنوں کے منھ میں پانی آنے لگتا ہے اور کتنوں کی نیتوں میں تبدیلی آنے لگتی ہے، اور کتنوں کی سوچ بدلنے لگتی ہے۔

لیکن اس خادم نے جامعہ کو قرآن اور حدیث کی تعلیم کا مرکز بنایا ہے۔ کالج اور اسکول کی نیت سے حضرات معاونین کا تعاون حاصل نہیں کیا ہے، اس لئے تاحیات بلکہ تاقیامت یہ جامعہ صرف اور صرف قرآن اور حدیث ہی کی تعلیم کا مرکز رہے گا، کسی کو ہرگز اس کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اس جامعہ اور اس کی

تعمیرات کواسکول یا کالج بنائے یااس کا خواب دیکھے۔ بلکہ یہ خادم ان چند سطور کے ذریعہ اس کی وصیت کرتا ہے کہ اسکول یا کالج کی سوچ رکھنے والے کوفوراً گیٹ کے باہر کردیا جائے اوران کے خواب کوکبھی پورانہ ہونے دیا جائے۔

درج ذیل سطور میں چندان حضرات کے تأثرات قلمبند کیئے جاتے ہیں جنہوں نے جامعہ کی تعلیم کو بہت قریب سے دیکھااورکبھی کبھار یا مستقل ان کو تعلیمی جائزہ کا موقع ملا۔ جس سے آپ کواندازہ ہوگا کہ تعلیمی معیار کوعمدہ اور بلند کرنے کے لئے کبھی بھی اس خادم نے غفلت نہیں برتی۔ اور نہ ہی کبھی اس پہلو سے صرف نظر کیا بلکہ ہمیشہ تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی فکر رہی، جس کی شہادت درج ذیل سطور سے ملتی ہے۔ چنانچہ:

(۱) حضرت حافظ محمد اقبال صاحب

(ڈھولا پڑھ ضلع سہارنپور، یوپی)

تحریر فرماتے ہیں، آج ۱۴؍رجب ۱۴۲۲ھ مطابق ۳؍اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز سہ شنبہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضر ہوا، حضرت مہتمم صاحب ودیگر مدرسین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، بحمد للہ سبھی حضرات کواخلاق سے متصف پایا۔

۴؍روز جامعہ میں قیام رہا، اس دوران شعبۂ حفظ کے طلباء کا جائزہ لیا۔

الحمد للہ شعبۂ حفظ کی تعلیم کو معیاری پایا، طلباء کے پڑھنے کا انداز بھی نمایاں تھا، طلباء کا قرآن سننے کے بعد قلبی مسرت حاصل ہوئی۔

اس قلیل عرصہ میں تعلیمی معیار کو بلندی پر پہونچا دینا حضرت؛ مہتمم صاحب اور مدرسین جامعہ کی جدو جہد وخلوص کی بین دلیل ہے۔ اللہ پاک اپنی رضاء کا ذریعہ بنائے۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شعیب صاحب قاسمیؒ، مولانا عبید اللہ صاحب قاسمی، مولانا انیس احمد صاحب قاسمیؒ

(اساتذۂ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، جامعہ میں بار بار آنے کا اتفاق ہوا، ہر بار نئی تازگی، نئی زندگی کا احساس ہوا۔

آج مورخہ ۱۱/رجب ۱۴۲۳ھ یوم پنجشنبہ کو طلباء کے تقریری مقابلہ میں شریک ہونے کا موقع ملا، طلباء کی تقریروں کو سن کر بڑی مسرت ہوئی، طلباء میں بفضلہ تعالیٰ علمی رجحان پایا جاتا ہے۔ سلیقہ مندی اور تہذیب کے زیور سے طلباء کو آراستہ پایا، یہاں کی سادہ اور فطری زندگی میں بڑا سکون ملا۔ طلباء کی تعلیم وتربیت میں مہتمم جامعہ حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی کی محنت لگن اور خلوص کی کارفرمائی صاف دیکھی جاسکتی ہے۔

(۳) حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحبؒ پھولپوری
(سابق ناظم مدرسہ بیت العلوم سرائے میر، اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج یکم شعبان ۱۴۲۴ھ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ کے طلباء کی دستار بندی کی تقریب میں بندے کو بھی شرکت کی سعادت میسر آئی۔ حفظ کی تکمیل کے علاوہ جلالین شریف کی بھی تکمیل تھی، اس سال ۲۷ طلباء نے ماشاء اللہ دستار حفظ حاصل کیا۔ الحمدللہ فارغین حفظ طلباء کا تناسب بہت اچھا ہے، حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی زید مجدہٗ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سلیقہ عطاء فرمایا ہے، ان کے حسن انتظام کے مظاہر جامعہ میں ہر سو اجاگر ہیں۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب اور دیگر کارکنان جامعہ کی مساعی کو قبول فرمائے۔

(۴) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب سلطانپوری
(سابق ناظم تعلیمات مدرسہ بیت العلوم سرائے میر)

تحریر فرماتے ہیں، آج ۲۹؍رجب ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۷؍ستمبر ۲۰۰۳ء میں جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

اگرچہ اس سے قبل بارہا حاضری کی سعادت نصیب ہوچکی ہے۔

حضرت مفتی صاحب زید مجدہٗ پرسکون ماحول میں مختلف شعبہائے دینیہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں، میرے سامنے ۲۷ طلباء نے حفظ قرآن کی تکمیل کی اور انہیں دستار سے نوازا گیا۔

میرے حصہ میں تکمیل جلالین کی خدمت آئی، طلباء کی عبارت خوانی وروانی کے انداز سے دل باغ باغ ہوگیا۔ جامعہ نے اپنی عمر کے مختصر دور میں جو نمایاں اور مثالی ترقی کی ہے وہ حضرت مفتی صاحب کی فکر اور تدبر ہمت وحوصلہ کی واضح تصویر ہے۔

حق تعالیٰ شانہ سے دعاء ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی عمر وصحت عافیت کے ساتھ دراز فرمائے۔

(۵) حضرت مولانا عبدالمعید صاحب
(سابق ناظم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۲۶ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ یوم جمعہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں مسجد کی سنگ بنیاد کے سلسلہ میں حاضری ہوئی، اساتذہ طلباء ودیگر منتظمین سے ملاقات ہوئی۔ تعلیم وتربیت انتظام وانصرام کے تعلق سے یہ قابل تعریف ادارہ ہے، بیرونی طلباء بھی بڑی تعداد میں

یہاں موجود ہیں۔ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی مدظلہ کی مخلصانہ کوششیں برگ و بار لا رہی ہیں اور یہ جامعہ مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(۶) حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب
(استاذ مدرسہ اشاعت العلوم کوٹلہ ضلع اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۹؍ شعبان ۱۴۲۳ھ کو بسلسلۂ امتحان سالانہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں حاضری ہوئی، بچوں کا امتحان لے کر بیحد خوشی ہوئی، بچوں کا تعلیمی معیار قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا کرے اور بچوں کے وضع قطع سے کافی حد تک اطمینان ہوا اور حضرت اقدس مفتی صاحب دامت برکاتہم کا نظم ونسق بیحد عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ دعاء ہے اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے سایہ کو تادیر قائم ودائم رکھے۔

(۷) حضرت مولانا محبوب عالم صاحب قاسمی ومولانا ابرار احمد صاحب ندوی

(اساتذہ مدرسہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج بتاریخ ۸؍ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۲؍ اگست ۲۰۰۷ء بروز چہارشنبہ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ بغرض

امتحان سالانہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔عربی درجات میں ہدایہ، مختصر المعانی، تلخیص المفتاح، شرح جامی، دروس البلاغہ، سراجی، نخبۃ الفکر، دیوان متنبّی وغیرہ کے پرچوں کا جائزہ لیا، پرچوں کو جانچنے کے بعد انکشاف ہوا کہ باصلاحیت ذی استعداداور قابل وذی علم اساتذہ کی مخصوص ومنتخب جماعت طلباء علوم نبوت کی تشنگی کودور کرنے میں ہمہ تن متوجہ ومصروف عمل ہے۔

بانی جامعہ حضرت مفتی صاحب کی کروڑوں بار تحسین کی جائے تب بھی ان کی بے مثال قربانی کا حق ادانہیں ہوسکتا۔ہماری دعاء ہے کہ اللہ پاک ان شاداب اورشگفتہ کلیوں پرحضرت حبیب الامت دامت برکاتہم کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔

(۸)حضرت مولانامفتی محمدارشدصاحب قاسمی شیروانی

(سابق استاددارالعلوم دیوبند)

تحریرفرماتے ہیں، کہ آج بتاریخ ۹؍شعبان ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۲۰۰۲ء بدھ کے دن جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پورسنجرپوراعظم گڈھ میں بغرض امتحان حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

امتحان میں طلباء کی کارکردگی بحمد للہ توقع سے زیادہ بہتر پایااورمحسوس ہواکہ ظاہر کےساتھ باطن بھی حسن وخوبی کی صفت کے ساتھ متصف ہے۔بانی

جامعہ حضرت اقدس مفتی صاحب مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے کنج قفس کو فصل بہاراں بنانے اور خاک ساحل سے طوفان اٹھانے کا ہنر بخشا ہے، موصوف زید مجدہٗ کے دم خم سے اس جنگل میں منگل کا شور برپا ہے۔ خداوند قدوس اس گلشن حبیب کو تا روز جزاء قائم ودائم رکھیں۔

(۹) حضرت مولانا فیروز احمد صاحب ندوی ومولانا حافظ جمیل احمد صاحب مظاہری

(اساتذہ جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج بتاریخ ۹ر شعبان ۱۴۲۳ھ جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ بسلسلۂ امتحان سالانہ حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم کا ذکر خیر تو بار ہا سنا تھا، فقہ اکیڈمی کے سیمناروں میں آپ کی باغ و بہار شخصیت کے جلوے بھی دیکھے تھے، لیکن آج جامعہ حاضر ہونے کے بعد حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کا ذوق علم، شوق جستجو، حسن کارکردگی، خوبیٔ انتظام، سوز دروں اور اخلاص بیکراں کے اعلیٰ شاہکار کو بھی دیکھ لیا۔

جامعہ کے درو بام کو دیکھ کر دل ونگاہ کو خاص لذت و کیف حاصل ہوا۔

جامعہ کی عمارت ماشاء اللہ دیدہ زیب، مسجد عالی شان ہے، اساتذہ لائق وفائق اور طلباء سنجیدہ وباوقار ہیں۔

(۱۰) حضرت مولانا مفتی لئیق احمد صاحب قاسمی
(سابق استاذ جامعہ شرعیہ فیض العلوم سرائے میر اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۱۰ر شعبان ۱۴۲۴ھ بروز سہ شنبہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ پہلی مرتبہ طلباء جامعہ کے امتحان لینے کی غرض سے حاضری ہوئی۔

الحمد للہ قدم بقدم حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی محنت وسعی اور اخلاص وللّٰہیت کا مشاہدہ کرکے دل باغ باغ ہوگیا اور دلی مسرت میں اس وقت اور اضافہ ہوا جب طلباء کے اندر علمی صلاحیت کے ساتھ اسلامی وضع قطع کامل طور پر نظر آئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ جامعہ کو ہر طرح کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے۔

(۱۱) حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مظاہری
(استاد مدرسہ اشاعت العلوم کوٹلہ اعظم گڈھ)

تحریر فرماتے ہیں، آج مورخہ ۱۰ر شعبان ۱۴۲۴ھ بروز منگل بسلسلۂ

امتحان سالانہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پر اعظم گڈھ میں حاضری نصیب ہوئی۔ مختلف درجات کے تحریری وتقریری امتحانات بندہ نے لئے جس سے اندازہ لگا کہ ماشاء اللہ یہاں کی تعلیم معیاری ہے اور اساتذہ محنتی ہیں۔ نیز طلباء واساتذہ کی وضع قطع اور تربیت سے بندہ کو بہت خوشی ہوئی۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ جامعہ کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں تشریف لانے والے حضرات اساتذہ واکابر علماء وحفاظ کرام جو بغرض امتحان گاہ بگاہ جامعہ میں رونق افروز ہوتے رہے ان کی یہ تحریرات تأثرات، وشواہد ہیں جسے سپرد قرطاس کیئے گئے ہیں۔

جس سے آپ کو یہ اندازہ لگانے میں سہولت ہوگی کہ جامعہ کا تعلیمی معیار کیا ہے اور اس خادم کے ساتھ جامعہ کے اساتذہ کی محنت اور فکر ولگن کیسی ہے۔

کہنے والے حاسدین ومعاندین تعصب اور حسد میں کچھ بھی کہیں لیکن حقیقت وہ ہے جو آپ حضرات کی نظروں کے سامنے ہے، جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا اور نہ انکار کیا جاسکتا ہے۔

تنظیمی و تحسینی خدمات

تصنیفی و تالیفی، تعمیری و تعلیمی خدمات کے تأثرات و مشاہدات واحساسات آپ نے پڑھے جس سے آپ کو اس لائن کی خدمات کا بخوبی اندازہ لگ گیا کہ اس خادم کی قربانی اور جدوجہد اور سعیٔ پیہم کے کیا ثمرات رہے اور اکابر واصاغر نے کن نظروں سے ان خدمات کو دیکھا۔

اسی کے ساتھ اس خادم کا ایک مزاج یہ بھی رہا کہ ہر آنے والے مہمان کے اکرام وضیافت میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ چونکہ یہ خادم دیگر اکابرین کے ساتھ ایک لمبا وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ کی صحبت میں بھی گذار چکا ہے اور ان کی ضیافت کا انداز اور مہمانوں کا اکرام اور ان کی خدمت بہت قریب سے دیکھ چکا ہے۔ اس لئے اس خادم کا مزاج بھی وسعتِ دسترخوان کا ہمیشہ رہا ہے۔

اسی وجہ سے اس علاقہ میں یہ بات بہت مشہور اور زباں زد ہے کہ مہمانوں کی جیسی خدمت جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور سنجر پور اعظم گڈھ میں ہوتی ہے ویسی خدمت کسی مدرسہ میں نہیں ہو پاتی۔

چنانچہ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ، اپریل ۲۰۰۷ء میں جب

جامعہ میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا سولہواں فقہی سمینار رہوا جس میں کئی سو اکابر افتاء وعلماء ومندوبین حضرات نے شرکت کی اور کئی روز ان کا قیام رہا ان مہمانوں کا اکرام جس انداز سے کیا گیا ہر ایک نے حسن انتظام اور خورد ونوش کے ساتھ دیگر انتظامات کی جی بھر کر تحسین کی اور کلمات تحسین سے سرفراز فرمایا جس کی ہلکی سی جھلک سپرد قرطاس ہے تاکہ آپ کو اس سے خادم کے مزاج وانداز خدمت کے ساتھ جامعہ کے مزاج وذوق کا اندازہ لگ جائے۔ چنانچہ:

(۱) مولانا ظفر عالم صاحب ندوی
(استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

نے لکھا ''انتظامات بہت عمدہ تھے، بالخصوص سمینار ہال کا انتظام سوائے دو سمینار کے تمام سمیناروں سے زیادہ بہتر تھا، رہائش اور طعام کے انتظام کے ساتھ طلباء کی خدمات بہت ہی قابل ستائش رہیں''۔

(۲) مولانا ثناء اللہ صاحب قاسمی
(معہد الشریعہ لکھنؤ)

نے لکھا ''ماشاء اللہ جامعہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے، یہاں کے ذمہ دار اساتذہ طلباء سب کے سب بڑے فیاض

حوصلہ منداور خوش اخلاق ہیں‘‘۔

(۳) مولانا رحمت اللہ صاحب ندوی
(استاذ مدرسہ فلاح المسلمین تیندوارائے بریلی)

نے لکھا ’’اسلامک فقہ اکیڈمی کے سولہویں فقہی سمینار کے موقع پر جامعہ اسلامیہ دار العلوم میں تین روز قیام رہا، تمام انتظامات اعلیٰ و بہتر تھے، مہمانوں کے لئے تمام تر سہولیات حضرت مفتی صاحب نے فراہم کیں‘‘۔

(۴) مولانا ولی اللہ صاحب امینی
(منبع المعارف اعظم گڈھ)

نے لکھا ’’سمینار کے موقعہ سے حضرت مفتی صاحب کا انتظام وانصرام دیکھنے سے ان کی بے پناہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ جامعہ کی صفائی ستھرائی اور ہر چیز کی موزونیت سے جامعہ کا حسن دوبالا نظر آیا‘‘۔

(۵) مولانا اشتیاق احمد صاحب مدنی
(دارالعلوم مئو)

نے لکھا ’’جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور میں پہلی بار حاضری کا

شرف حاصل ہوا، جامعہ اس کی تعمیرات، سمینار کے انتظامات کو دیکھ کر جو احساسات پیدا ہوئے ان کے اظہار کے لئے الفاظ کا دامن تنگ محسوس ہو رہا ہے، مہمانوں کی ضیافت میں بڑی فراخدلی کا ثبوت پیش کیا گیا ہے‘‘۔

(۶) مولانا فیاض احمد صاحب
(دارالعلوم مئو)

نے لکھا ’’سولہویں سمینار کے موقعہ پر جامعہ میں قیام رہا، قیام کے دوران جو اکرام واعزاز حاصل ہوا وہ میرے تصور سے بالاتر ہے اور مہمانوں کی جس انداز سے خدمت کی گئی وہ قابل صد مبارک ہے‘‘۔

(۷) مولانا خورشید احمد صاحب اعظمی
(جامعہ تعلیم الدین مئو)

نے لکھا ’’شہری سہولیات سے دور افتادہ ایک دیہات میں اتنے عظیم فقہی سمینار کا انعقاد اور اعلیٰ درجہ کا انتظام وانصرام قیام وطعام کا انتہائی نفیس عمدہ اور بلند معیار اور مہمانوں کے لئے ہر طرح کی سہولیات مہیا کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں‘‘۔

(۸) مولانا عبد العلیم صاحب مظہری
(جامعہ عربیہ تعلیم الدین مئو)

نے لکھا ’’سمینار کے تمام ہی شرکاء حضرت مفتی صاحب کے حسن انتظام سے متاثر اور رطب اللسان ہیں۔ اور طلباء و اساتذہ بھی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر دیا‘‘۔

(۹) مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی
(قاسم پورہ مئو)

نے لکھا ’’حضرت مفتی صاحب سولہویں فقہی سمینار کی میزبانی فرما کر علماء کرام و مفتیان کرام کو جو اعزاز بخشا وہ لائق صد شکر و مبارکباد ہے۔ یہاں کے طلباء اور اساتذہ کی خدمت بھی قابل تشکر اور قابل مبارکباد ہے‘‘۔

(۱۰) مولانا عبد العظیم صاحب قاسمی
(مدرسہ مصباح العلوم کوپا گنج مئو)

نے لکھا ’’اس کاخ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں،

حضرت مفتی صاحب نے جس حسن انتظام کا مظاہرہ سمینار میں ایاب سے لے کر ذہاب تک قیام سے لے کر طعام تک مہمانوں کے ساتھ فرمایا اس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے''۔

(۱۱) مفتی عطاء اللہ صاحب قاسمی
(صدر مدرس جامعہ امداد العلوم کوپاگنج مئو)

نے لکھا ''جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور کے طلباء واساتذہ کا حسن ادب حسن انتظام اور حسن اخلاق نے اپنا گرویدہ بنالیا، دل کی گہرائیوں سے آواز آئی یہ سب پرتو ہے احسان حبیب اللّٰہی اور اخلاق حبیب اللّٰہی کا''۔

(۱۲) مولانا نعیم اختر صاحب قاسمی
(استاذ مدرسہ امداد العلوم کوپاگنج مئو)

نے لکھا ''ماشاء اللہ دیدہ کو شنیدہ سے کہیں زیادہ بہتر پایا، بانی جامعہ حضرت مفتی صاحب نے جس حسن انتظام کا نمونہ پیش کیا وہ لائق تقلید ہے۔ واقعی انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کردیا، جامعہ کے اساتذہ اور طلباء بھی انتہائی فعال مستعد، چوکس اور تربیت یافتہ ثابت ہوئے''۔

(۱۳) مولانا ظہیر احمد صاحب
(مدرسہ وصیۃ العلوم کوپا گنج ضلع مئو)

نے لکھا ''میں نے جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور کو اپنے تصور سے زیادہ پایا اور مزید قریب سے دیکھنے کے بعد اس کے باطنی فضائل و کمالات اور حسن انتظام و انصرام کا احساس ہوا''۔

(۱۴) مولانا جنید احمد صاحب قاسمی
(کوپا گنج مئو)

نے لکھا ''حضرت مفتی صاحب نے جو دستر خوان ہم مہمانوں کے لئے گستردہ کیا تھا وہ نوابان اودھ کی عملی شکل پیش کر رہا تھا''۔

(۱۵) مولانا محمد اصغر صاحب قاسمی
(مدرسہ منبع العلوم خیر آباد ضلع مئو)

نے لکھا ''سمینار کی شاندار کامیابی پر حضرت مفتی صاحب دلی مبارکباد کے مستحق ہیں، آپ کی ایک آواز پر سیکڑوں علماء و فضلاء کا اجتماع اور ان کی تشریف آوری اس سے حضرت مفتی صاحب کی قدر و منزلت اور مقبولیت عنداللہ کا پتہ چلتا ہے''۔

(۱۶) مولانا مجیب الغفار صاحب
(جامعہ مظہر العلوم بنارس)

نے لکھا ’’ماشاء اللہ حضرت مفتی صاحب نے مثالی ومخلصانہ ضیافت کا حق ادا فرمادیا جس سے دل بہت مسرور ہوا‘‘۔

(۱۷) مفتی عبدالباطن صاحب نعمانی
(مفتی شہر بنارس)

نے لکھا ’’سہولہویں سمینار کے قیام کے دوران یہاں کے اساتذہ وطلباء ودیگر خدام کی شفقتوں بے لوث خدمات اوران کی محنتوں سے حد درجہ متاثر ہوا اوران سب کے لئے دل سے دعاء نکلی‘‘۔

(۱۸) مفتی ثناء الہدیٰ صاحب قاسمی
(نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ)

نے لکھا ’’سولہویں فقہی سمینار کے موقعہ سے جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا، طلباء خدمت گزار مؤدب اساتذہ محنتی اور مخلص اور انتظامیہ مستعد اور سرگرم نظر آئی، مختصر یہ ہے کہ ادارہ خوب ہے اور

خوب تر کی تلاش کی طرف رواں دواں ہے"۔

(۱۹) مفتی جنید عالم صاحب
(مفتی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ)

نے لکھا "سولہویں فقہی سمینار میں جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور میں قیام کے دوران ہر چیز کی سہولت حاصل رہی، کسی قسم کی کوئی دشواری نہیں ہوئی، الحمد للہ یہ سمینار ہر اعتبار سے کامیاب رہا۔ جس میں جامعہ کے ذمہ داران بالخصوص حضرت مفتی صاحب اور یہاں کے اساتذہ وطلباء کے حسن انتظام کا بڑا دخل رہا"۔

(۲۰) مفتی سعید الرحمٰن صاحب
(نائب مفتی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ)

نے لکھا "جامعہ اسلامیہ دار العلوم مہذب پور کے بارے میں جتنا سن رکھا تھا اس سے کہیں زیادہ بہتر پایا، سمینار کا نظم ونسق قابل صد تحسین ہے جس سے جامعہ کے مہتمم حضرت مفتی صاحب کے حسن ذوق وحسن انتظام کا پتہ لگتا ہے"۔

(۲۲) مفتی نذیر احمد صاحب کشمیری
(دارالعلوم رحیمیہ بانڈی پور کشمیر)

نے لکھا ''سولہویں سمینار میں ماشاء اللہ سارے انتظامات ہر طرح باعث اطمینان تھے، منتظمین سے لے کر خدام تک سب اخلاص ومحبت سے سرشار اور ہمہ وقت خدمت وراحت رسانی میں سرگرم رہے، یقیناً یہ سمینار اپنی شاندار کامیابی کی بنا پر یاد کیا جائے گا''۔

(۲۳) مولانا شاہد علی قاسمی
(المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

نے لکھا ''سولہویں سمینار کے لئے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور کے ذمہ داروں نے جو کچھ انتظام وانصرام کیا وہ توقع سے بہت زیادہ بہتر تھا، شہر سے دوری کے باوجود کسی طرح کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا، اکیڈمی کے ذمہ داروں کا سولہویں سمینار کے لئے ادارہ کا انتخاب صحیح انتخاب تھا''۔

(۲۴) مفتی تنظیم عالم قاسمی
(دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد)

نے لکھا ''جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور میں مندوبین کے ٹھہرنے،

کھانے پینے ودیگر تمام ضروریات کی تکمیل کا نظم بہت بہتر اور قابل تعریف تھا، اور یہ سب حضرت مفتی صاحب کے خلوص اور خاموش سعی کا نتیجہ تھا"۔

(۲۵) مفتی سعید الرحمٰن صاحب فاروقی
(دارالعلوم امدادیہ، ممبئی)

نے لکھا "بنارس ایئرپورٹ سے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور تک اور تا قیام حضرت مفتی صاحب کے نظم ونسق، صفائی ستھرائی سے بڑی راحت رہی، فجزاکم اللہ أحسن الجزاء"۔

(۲۶) مولانا انیس الرحمٰن صاحب قاسمی
(دارالقضاء دھولیہ مہاراشٹرا)

نے لکھا "جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور میں سولہویں سمینار کا انتظام وانصرام بہت پسند آیا، مسجد اور مدرسہ کی تعمیرات، قیام گاہ اور درسگاہ کی تعمیر اعلیٰ اور معیاری ہے۔ حضرت مفتی صاحب اور طلباء واساتذہ کی خدمات اور ضیافت سے جامعہ کی علمی، اخلاقی اور تربیتی بلندی کا اندازہ لگا"۔

(۲۷) حضرت مولانا شیر علی صاحب
(دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت، گجرات)

نے لکھا ''بندہ سولہویں فقہی سمینار میں شرکت کی غرض سے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور حاضر ہوا، حضرت مفتی صاحب کی مہمان نوازی اور حسن انتظام اور حسن اخلاق سے بہت متاثر ہوا، اور جامعہ کی عالیشان مسجد اور دیگر تعمیرات کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی''۔

سولہویں سمینار میں آنے والے اکابر علماء ومفتیان کرام ومشائخ عظام اور مندوبین حضرات کی تحریرات میں سے چند حضرات کی تحریریں اختصار کے ساتھ بطور نمونہ کے نذر قارئین ہیں تاکہ یہ اندازہ لگانے میں سہولت ہو کہ سولہویں فقہی سمینار کو اعلیٰ وارفع بنانے کے لئے اس خادم نے کتنی قربانی دی اور کتنا معیاری نظم کیا جس کا تذکرہ کرنے پر حضرات علماء مجبور ہوئے اور ہمیشہ کے لئے ان حضرات کی تحریر ایک تاریخ بن گئی۔

حضرت حبیب الامت کی تصنیفات ایک نظر میں

(۱) حبیب الفتاوی (جلد اول)

(۲) حبیب الفتاوی (جلد دوم)

(۳) حبیب الفتاوی (جلد سوم)

(۴) حبیب الفتاوی (جلد چہارم)

(۵) حبیب الفتاوی (جلد پنجم)

(۶) حبیب الفتاوی (جلد ششم)

(۷) حبیب الفتاوی (جلد ہفتم)

(۸) حبیب الفتاوی (جلد ہشتم)

(۹) تحقیقات فقہیہ (جلد اول)

(۱۰) تحقیقات فقہیہ (جلد دوم)

(۱۱) رسائل حبیب (جلد اول)

(۱۲) رسائل حبیب (جلد دوم)

(۱۳) صدائے بلبل (جلد اول)

(۱۴) حبیب العلوم شرح سلم العلوم

(۱۵) التوضیح الضروری شرح القدوری

(۱۶) ملفوظات حبیب الامت (جلد اول و دوم)

(۱۷) جمال ہم نشیں

(۱۸) حیات حبیب الامت (جلد اول، دوم، سوم، چہارم)

(۱۹) احب الکلام فی مسئلۃ السلام

(۲۰) مبادیات حدیث

(۲۱) نیل الفرقدین فی المصافحۃ بالیدین

(۲۲) التوسل بسید الرسل

(۲۳) جذب القلوب

(۲۴) حبیب السالکین

(۲۵) تصوف وصوفیاء اوران کا نظام تعلیم وتربیت

(۲۶) حضرات صوفیاء اوران کا نظام باطن

(۲۷) قدوۃ السالکین

(۲۸) المساعی المشکورۃ فی الدعاء بعد المکتوبۃ

(۲۹) احکام یوم الشک

(۳۰) نوٹ کی شرعی حیثیت

(۳۱) والدین کا پیغام زوجین کے نام

(۳۲) علماء وقائدین کے لئے اعتدال کی ضرورت

(۳۳) مسلم معاشرہ کی تباہ کاریاں

(۳۴) درود وسلام کا مقبول وظیفہ

(۳۵) حضرت حبیب الامت کی خدمات جلیلہ

(۳۶) خطبات حبیب الامت

(۳۷) برکات قرآن

(۳۸) اک چراغ